

## حج: اسلام کا بنیادی رکن

مولانا احمد یوسف عبدالرحیم

رئیس شعبہ لائبریری، جامعہ

حج اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے پانچواں رکن، دین اسلام کا بنیادی ستون اور مقدس فریضہ ہے، جس کی فرضیت سن ۹ھ میں ہوئی، اسی سال حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاجیوں کا امیر بنا کر حج کے لیے روانہ فرمایا، جبکہ آپ ﷺ خود سن ۱۰ھ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم حج کی تعمیل میں حج کے لیے تشریف لیے گئے، فرضیت حج کے بعد حضور اقدس ﷺ نے یہ پہلا حج کیا جو آپ ﷺ کا آخری حج بھی ثابت ہوا، حضور قدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”نَبِيِّ الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ

الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.“ (بخاری شریف)

”اسلام کی بنیادی پانچ چیزوں پر ہے: توحید، رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا،

اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے عبادت کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور ان میں سے ہر ایک طریقہ ایک الگ شان رکھتا ہے، نماز کی شان الگ، روزے کی شان الگ، زکوٰۃ کی شان الگ ہے، حج کی شان الگ ہے۔

حج کیا ہے؟

حج حقیقی معنوں میں اسلامی مساوات اور عالمگیریت کو برنگِ عبادتِ عملی صورت دینے کے لیے مقرر کیا گیا، تاکہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی تمام قومیں بیت اللہ کے گرد یکساں انداز میں جمع ہوں اور مقررہ ایام میں اپنے وطن، اہل و عیال، اموال اور تجارت کو چھوڑ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے دربار میں دیوانہ

پھر (اُن گھوڑوں کی قسم جو) اس میں گرد اٹھاتے ہیں، پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جاگتے ہیں۔ (قرآن کریم)

وارعشاق خداوندی بن کر حاضر ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے مطابق حج کے ہر ایک رکن کو ادا کریں۔ الغرض اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش سے اپنے آپ کو مکمل ترکردینے کو حج کہتے ہیں، اس لیے اہل دل جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ سے خاص قرب ہوتا ہے، موسم حج کے انتظار میں شب و روز گزارتے ہیں، اور جب یہ موسم عشق و محبت آجاتا ہے قلب تپاں اور جگر سوزاں لے کر ”لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ“ کی صدا بلند کرتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضری دیتے ہیں، بزرگوں کے بے شمار واقعات اس پر گواہ ہیں۔

چنانچہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ جل شانہ نے یوں تو ہر عبادت کے لیے قدم قدم پر رحمت و عنایت اور اجر و ثواب کے وعدے فرمائے ہیں، نماز، زکوٰۃ، اور روزہ و اعتکاف وغیرہ سب پر جنت اور جنت کی پیش بہا نعمتوں کے وعدے ہیں، لیکن تمام عبادات میں حج بیت اللہ کی شان سب سے زالی ہے، گویا کہ دبستانِ عبدیت کا آخری نصاب ہے، جس کی تکمیل پر بارگاہِ عالی سے رضا و خوشنودی کی آخری سند عطا کی جاتی ہے، کتنے عجیب انداز سے فرمایا گیا ہے: حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے۔“

## حج کی فرضیت

حج کی فرضیت کے حوالے سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“

ترجمہ: ”اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔“ (سورۃ آل عمران: ۹۷، ترجمہ: بیان القرآن)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم و واجب قرار دیا ہے، بشرطیکہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ استطاعت سے مراد یہ ہے کہ ضرورت سے زائد اتمال ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے کا خرچہ اور وہاں قیام کا خرچہ برداشت کر سکے، اور اپنے اہل و عیال کا واجبی خرچہ پورا کر سکتا ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہے۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا... الخ“ یعنی ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج کرو۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے جو استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے شدید

وعید بیان فرمائی، حدیث پاک کا مفہوم ہے:

کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے، اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے۔ (قرآن کریم)

”جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر اس کے باوجود حج نہ کرے تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرجانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح)

علماء یہ فرماتے ہیں کہ: اگر اس نے قدرت اور استطاعت کے باوجود حج اس لیے نہیں کیا کہ وہ اس کی فرضیت ہی کا منکر ہو، پھر یہودی اور نصرانی کی مشابہت کا تعلق کفر سے ہوگا، جس طرح یہودی اور نصرانی کفر پر مرتے ہیں، اسی طرح وہ بھی کفر کی ہی حالت میں مرے گا، اور اگر فرضیت کا منکر ہوئے بغیر حج نہ کرے تو اس مشابہت کا تعلق گناہ سے ہوگا کہ یہودی و نصرانی جتنے سخت گناہ کی حالت میں مرتے ہیں وہ اتنے ہی شدید گناہ کا بار لیے ہوئے موت کی نذر ہوگا، لہذا جس شخص پر حج فرض ہو جائے اس پر لازم ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو حج ادا کر لے۔ حدیث شریف میں ہے:

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو حج کی ادائیگی میں جلدی کرے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح)

کسی کو کیا خبر کہ بعد میں کوئی مرض یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو جائے۔ تاہم اگر زندگی میں ادا کر لیا تو ادا ہو جائے گا اور تاخیر کا گناہ بھی نہ رہے گا، اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکا تو گناہ گار ہوگا۔

## حج کی فضیلت

ابن شماسہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب کہ وہ قریب المرگ تھے، وہ کافی دیر تک روئے، پھر انھوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا، اس پر ان کے صاحب زادے نے چند سوالات کیے، انھوں نے فرمایا کہ: جب اللہ نے میرے دل کو نور ایمان سے منور کرنا چاہا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ اپنا ہاتھ پھیلائیں؛ تاکہ میں بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا یا، پھر میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عمرو تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ: میری ایک شرط ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہاری کیا شرط ہے؟ میں نے کہا: میری مغفرت کر دی جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهُجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟  
وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟“ (مسلم)

”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام قبول کرنا پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟ ہجرت گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے کے کیے ہوئے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

وہ (انسان) تو مال سے سخت محبت کرنے والا ہے۔ (قرآن کریم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:  
”مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.“ (بخاری)  
”جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے (اس دوران) فحش کلامی یا جماع اور گناہ نہیں کیا تو وہ (حج کے بعد گناہوں سے پاک ہو کر اس طرح) لوٹا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:  
”قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَعُزُّوْ وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَ الْحُجِّ، حُجٌّ مَبْرُورٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدْعُ الْحُجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.“  
”میں نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے ساتھ جہاد اور غزوہ میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر اور اچھا جہاد حج مبرور ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:  
جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے تو اس کے بعد میں حج نہیں چھوڑتی ہوں۔“  
اللہ تبارک و تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حرمین کی بار بار زیارت نصیب فرمائے، فریضہ حج کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

